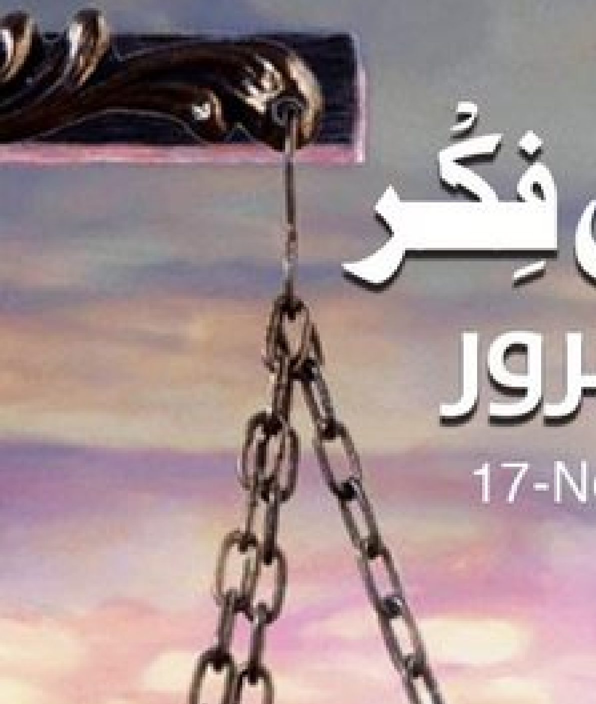

آخرت کی فِکْر کرنی ہے ضرور

17-November-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

17 نومبر 2022ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

آخرت کی فِکْر کرنی ہے ضرور

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ...دُنیوی فِکْروں میں رہنا ہلاکت کا سبب ہے
- ...”لمبی اُمّید“ آج کے دور کا بڑا مسئلہ ہے
- ...انسان، موت اور اُمّید کی مثال
- ...تین حَیرَت ناک لوگ
- ...فِکْرِ آخرت سے متعلق دُعائے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

حضرتِ ابو حفص کاغذی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے سردار تھے، آپ کے انتقال کے بعد کسی نے آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ پاک نے رحم فرمایا، مجھے بخش دیا اور جنّت عطا فرما دی۔ خواب دیکھنے والے نے پوچھا: کس سَبَب سے؟ فرمایا: بارگاہِ اِلٰہی میں میری حاضِری ہوئی، میرا حساب لیا گیا، فرشتوں کو حکم ہوا: اس کے گُناہ شُمار کرو! فرشتوں نے گُناہوں کی گنتی کی۔ پھر حکم ہوا: اس نے دُنیا میں ہمارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر جو درود شریف پڑھے ہیں، ان کی گنتی کرو! فرشتوں نے میرے پڑھے ہوئے درود شریف شُمار کئے۔ پَس میرے پڑھے ہوئے درود شریف میرے گُناہوں سے زیادہ نکلے۔ چنانچہ اللہ پاک نے فرمایا: بَس! اے فرشتو کافی ہے۔ اس کا مزید حساب نہ کرو! اسے ہماری جنّت میں لے جاؤ...![1]

قربِ خُدا ہو حاصِل جنت میں ہو وہ داخل
جس نے لکھا پڑھا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد
جانے بھی دے اِرم کو رِضوان نہ روک ہم کو
سینے پہ لکھ لیا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

[1]...القولُ البدیع، صفحہ: 124۔

جنت مقام ہو گا دوزخ حرام ہو گا | گر دل پہ لکھ لیا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروا دیتی ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ بااَدَب بیٹھوں گا ❁ خوب تَوَجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

انسان کو وہی کچھ ملے گا جو آگے بھیجا ہو گا

ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کے ساتھ کسی سَفَر کے لئے روانہ ہوئے۔ (پہلے دَور میں اُونٹ اور گھوڑوں وغیرہ پر سَفَر ہوتا تھا اور خادِموں کے ذریعے خیمے اور ضرورت کا سامان پہلے سے مَنزِل پر پہنچا دیا جاتا تھا تاکہ وہاں پہنچنے تک خیمے تیار ہوں)، چنانچہ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک اور دیگر لوگوں نے اپنے خیمے آگے بھجوا دیئے مگر حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنا سامان اور خیمہ پہلے سے آگے نہ بھجوایا۔ جب مَنزِل پر

---

1 ...مسند فِردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

پہنچے تو ہر شخص اپنے خیمے میں چلا گیا۔

لیکن حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کہیں نَظَر نہیں آرہے تھے، خلیفہ نے خادِموں سے کہا: جاؤ! اُنہیں تلاش کرو...!! تلاش کیا گیا تو آپ اس حال میں ملے کہ ایک دَرَخْت کے نیچے بیٹھے زار و قطار رو رہے ہیں۔ خلیفہ کو اِطلاع دی گئی، اس نے آپ رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کو بُلا کر پوچھا: اے اَبُو حَفْص (عمر بن عبد العزیز)! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے **فِکْرِ آخرت** میں ڈُوبا ہوا، سبق آموز جواب دیا، فرمایا: مجھے قِیامت کا دِن یاد آ گیا۔ دیکھئے! (آپ سب نے خیمے پہلے سے بھیجے تھے، آپ آتے ہی اپنے اپنے خیمے میں چلے گئے مگر) میں نے گھر سے کوئی چیز آگے نہیں بھیجی تھی، اس لئے مجھے یہاں کچھ نہیں ملا، قِیامت میں بھی یہی حال ہو گا، جس نے جو کچھ آگے بھیجا ہو گا، اسے وہی کچھ ملے گا۔[1]

ہائے حُسنِ عمل نہیں پلّے
حَشر میں میرا ہو گا کیا یارَبّ!

آہ! طُغیانیاں گناہوں کی
پار نیّا مری لگا یارَبّ!

گرمیٔ حَشر، پیاس کی شدّت
جامِ کوثر مجھے پلا یارَبّ!

خوفِ دوزخ کا آہ! رحمت ہو
خاکِ طیبہ کا واسطہ یارَبّ!

میرا نازُک بدن جہنّم سے
از طفیلِ رضا بچا یارَبّ!

کر دے جنّت میں تُو جَوار اُن کا
اپنے عطّار کو عطا یارَبّ![2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...سیرۃ عمر بن عبد العزیز لابن عبد الحکم، صفحہ: 27۔

2 ...وسائِلِ بخشش، صفحہ: 79 تا 81 ملتقطاً۔

مرا حشر میں ہو گا کیا یا اِلٰہی!

اے عاشقانِ رسول! واقعی حقیقت یہی ہے۔یہ دُنیا ہمارا مُستَقِل ٹھکانا نہیں۔دُنیا آخرت کی کھیتی ہے۔یہاں ہم جو بوئیں گے،وہی آخرت میں کاٹیں گے۔ آہ!عنقریب وہ وقت بَس آنے ہی والا ہے،جب حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائیں گے،ہم لاکھ چارہ جُوئی کریں، ہاتھ پیر ماریں،کچھ بھی کریں،وہ ہماری رُوح قبض کرلیں گے،آہ!پھر جلد ہمیں اندھیری قَبر میں تنہا ڈال دیا جائے گا،نہ کوئی ساتھی،نہ پُرسانِ حال...!!گھپ اندھیری قبر میں قِیامت تک تنہا رہنا ہو گا،پھر قِیامت کا وہ ہولناک منظر...!! تانبے کی دہکتی ہوئی زمین، آگ برساتا سُورج،لوگ اپنے ہی پسینے میں ڈوب رہے ہوں گے،پیاس کی شِدَّت سے زبان لٹک کر سینے پر آرہی ہو گی،کلیجہ مُنہ کو آرہا ہو گا،پھر ہمارا اَعْمال نامہ ہمارے ہاتھ میں تھما دیا جائے گا،سامنا قہر کا ہو گا،آہ!اُس وَقْت سب کِیا دھرا سامنے آجائے گا۔

اے عاشقانِ رسول! ذرا تَصَوُّر تو باندھیے!اُس وَقْت اَعْمال نامہ نیکیوں سے خالی دیکھ کر کتنی حسرت ہو گی...!!رہ رہ کر خیال آرہا ہو گا:ہائے!ہائے!میں نے تو زِندگی کھیلوں میں گزار دی،آخرت کے لئے تو کچھ جمع ہی نہ کیا،مجھے فِکْر تھی تو مال کمانے کی،نیکیاں کمانے کی تو فرصت ہی نہ ملی،مجھے کاریں خریدنے،کوٹھیاں بنانے کی تو فِکْر تھی،جنّت میں محل بنوانے کی تو کبھی فِکْر ہی نہ کی،آہ!سوشل میڈیا،فیس بک،یوٹیوب وغیرہ پر گُناہوں بھرے کام کرنے کے لئے تو بہت وَقْت تھا،نَماز وتِلاوت اور نیک اَعْمال کے لئے کبھی فُرصت ہی نہ ملی، آفس جانے کے لئے تو آنکھ کھل جاتی تھی،نَمازِ فجر کے لئے اُٹھنے کی توفیق نہیں ہوتی تھی، آہ!زِندگی بس دُنیا کی عارِضی،فانی،چند روزہ مستقبل بنانے کی فِکْر ہی میں کٹ گئی،آخرت

بھی آنی ہے، رَبِّ کریم کے حُضُور حاضری بھی ہونی ہے، زِندگی کے ایک ایک عَمَل کا جواب دِہ بھی ہونا ہے، اس بارے میں تو کبھی سوچا ہی نہیں تھا، ہاں! قبرستان سے گزر ہوتا تھا مگر دِل میں غفلت جمائے، سَر جھکا کر چپ چاپ گزر جایا کرتا تھا، جنازوں میں شِرکَت کے مَوَاقِع بھی ملتے تھے مگر اِن سے عِبْرت کبھی نہیں لی تھی، گلی، محلے میں، اپنے دوست اَحباب، عزیز رشتے داروں بلکہ اپنے گھر سے بھی جنازہ اُٹھتے دیکھا تھا مگر **میں نے بھی مرنا ہے** اس کا تو کبھی خیال ہی نہیں آیا تھا۔ آہ! زِندگی غفلت میں گزار دی، اب اَعْمَال نامہ خالی ہے۔ کاش! میں نے دُنیا میں فِکْر کر لی ہوتی، کاش! نیک اَعْمَال کئے ہوتے، کاش! نَمازیں پڑھی ہوتیں، کاش! کاش! صد کروڑ کاش! سنیئے! قرآنِ کریم کیا کہہ رہا ہے:

یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ۚ﴿۲۴﴾ (پارہ:30، سورۂ فجر:24)	ترجمہ کنزالایمان: ہائے کسی طرح میں نے جیتے جی نیکی آگے بھیجی ہوتی...!!

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے تو سہی...!! روزِ قِیامت اگر ایسا ہو گیا تو کیا بنے گا۔ ابھی وَقْت ہے، آج آخرت کی فِکْر کر لیں، آج قَبْر جگمگانے کی فِکْر کر لیں، قَبْر میں، حَشْر میں، پُل صراط پر کامیابی پانے کے لئے اللہ پاک کے حُضُور جھک جائیں، رو رو کر توبہ کر لیں، گُناہ چھوڑ کر اللہ پاک کی رضا والے کام کرنے میں مَصْرُوف ہو جائیں۔

مٹا دے ساری خطائیں مِری مِٹا یارَبّ!	بنا دے نیک بنا نیک دے بنا یارَبّ!
اندھیری قبر کا دِل سے نہیں نکلتا ڈر	کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یارَبّ!
گنہگار ہوں میں لائِقِ جہنّم ہوں	کرم سے بخش مجھ کو نہ دے سزا یارَبّ!
رِہائی مجھ کو ملے کاش! نفس و شیطاں سے	تِرے حبیب کا دیتا ہوں واسطہ یارَبّ!

میں کر کے توبہ پلٹ کر گُناہ کرتا ہوں	حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یارَبّ![1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا کو آخرت پر ترجیح مت دیجئے!

پارہ:25، سورۂ شُوریٰ، آیت:20 میں اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝۲۰ (پارہ:25، سورۂ شوریٰ:20)	ترجمۂ کنزالایمان: جو آخرت کی کھیتی چاہے ہم اس کے لیے اس کی کھیتی بڑھائیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہے ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے اور آخرت میں اُس کا کچھ حصہ نہیں۔

صحابیٔ رسول، سلطانُ الْمُفَسِّرِین حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جو بندہ دُنیا کو آخرت پر ترجیح دے (مثلاً دُنیوی مستقبل کی فِکْر تو کرے مگر آخرت میں کامیابی کی فِکْر نہ کرے) اُس کے لئے آخرت میں کچھ حِصَّہ نہیں، ہاں! اس کے لئے جہنّم ہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ وبال بھی کہ (دُنیوی مستقبل کے لئے) اس کی فِکْروں کا کچھ نتیجہ نہ نکلے گا، اسے دُنیا میں صِرْف وہی کچھ دیا جائے گا، جو پہلے سے لکھا جاچکا ہے۔[2]

دُنیوی فِکْریں چھوڑو! آخرت کے لئے فارغ ہو جاؤ!

صحابیٔ رسول حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی،

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:78 ملتقطاً۔
2 ... تفسیر درِّ منثور، پارہ:25، سورۂ شوریٰ، زیرِ آیت:20، جلد:7، صفحہ:343۔

رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پارہ:25، سورۂ شُوریٰ کی یہ آیت تِلاوت فرمائی:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ (پارہ:25، سورۂ شوریٰ:20)	ترجَمۂ کنزالایمان: جو آخرت کی کھیتی چاہے ہم اس کے لیے اس کی کھیتی بڑھائیں۔

پھر فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: اے اِبْنِ آدم! (دُنیوی فِکْریں چھوڑ کر) عِبادت کے لئے فارِغ ہو جاؤ! تمہارے سینے کو مالداری سے بھر دیا جائے گا اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے (مثلاً دُنیوی فِکْروں میں لگے رہو گے، صِرف دُنیوی مستقبل کا ہی سوچتے رہو گے) تو تمہارے دِل کو مصرُوفیات (مثلاً دُنیوی مشغولیات) سے بھر دیا جائے گا۔(1)

دُنیوی فِکْروں میں رہنا ہلاکت کا سبب ہے

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے اپنی تمام فِکْروں کو صِرف ایک فِکْر یعنی **فِکْرِ آخرت** بنا دیا تو اللہ پاک اسے اس کی دُنیا کی فِکْر کے لئے کافِی ہے اور جس کی فِکْریں دُنیا کے اَحْوال میں مشغول رہیں تو اللہ پاک کو اس کی پرواہ نہیں ہوگی کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہو رہا ہے۔(2)

اے عاشقانِ رسول! غور کا مَقام ہے! ہم نے کھانا کہاں سے ہے؟ پہننا کیا ہے؟ صبح کا تو کھالیا، شام کا کہاں سے آئے گا؟ مستقبل کیسا ہوگا؟ بڑھاپا کیسے گزرے گا؟ بچوں کا مستقبل کیسا ہو گا؟ ایک کاروبار تو چل پڑا ہے، اب دوسرا کیسے چلے گا؟ ایک جگہ سے اچھی آمدن ہو رہی ہے، آمدن کے مزید ذرائع کیسے کھولے جائیں؟ کار، کوٹھی، بنگلہ کیسے ملے گا؟ کاش! میں راتوں رات امیر ہو جاؤں وغیرہ وغیرہ ہزار قسم کی فِکْریں ہم دِل میں پال کر رکھتے ہیں، اِنہی

1 ... ابنِ ماجہ، کتاب: الزہد، صفحہ: 668، حدیث: 4107 ملتقطاً۔
2 ... ابنِ ماجہ، کتاب: الزہد، صفحہ: 668، حدیث: 4106۔

فِکْروں میں صبح ہوتی ہے، اِنہی فِکْروں میں رات ہوتی ہے اور زِندگی یونہی تمام ہوتی ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فرمارہے ہیں: جو بندہ ایسی فِکْریں چھوڑ دے، صِرْف ایک فِکْر، فِکْرِ آخرت اپنا لے کہ میں نے قَبْر میں، حشر میں، پُل صراط پر کامیابی حاصِل کرنی ہے، جنّت میں جانا ہے، اللہ پاک کو راضِی کرنا ہے، کیسے کر پاؤں گا؟ یہ ایک فِکْر اپنا لے، اللہ پاک اس کی ساری فِکْروں کے لئے کافِی ہو جائے گا اور جو بندہ یہ ایک فِکْر نہ اپنائے بلکہ دُنیوی فِکْروں ہی میں پڑا رہے، اللہ پاک کو کچھ پروا نہیں کہ وہ کس وادِی میں ہلاک ہوتا ہے۔

غمِ روزگار میں تو مرے اشک بہہ رہے ہیں | ترا غم اگر رُلاتا تو کچھ اور بات ہوتی
نہ فُضول کاش! ہنستا، تری یاد میں تڑپتا | مجھے چَین ہی نہ آتا تو کچھ اور بات ہوتی
یِہی آہ! فکرِ دُنیا مِرا دِل جَلا رہی ہے | غمِ ہجر گر ستاتا تو کچھ اور بات ہوتی[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آخرت کے چاہنے والے بنو...!!

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: لوگو! آخرت آرہی ہے، دُنیا جارہی ہے۔ اِن میں سے ہر ایک کے چاہنے والے ہیں۔ تم آخرت کے چاہنے والے بنو! دُنیا کے چاہنے والے مت بننا...!! بے شک آج عمل کا دِن ہے، آج حِساب نہیں مگر کل حِساب کا دِن ہو گا، وہاں عَمَل نہیں۔[2]

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 384۔
2 ...بخاری، کتاب: الرقاق، باب: فی الامل وطولہ، صفحہ: 1581۔

ایک ایمان افروز خطبہ

حضرت عمر بن عبد العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک دِن لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں اللہ پاک سے ڈرنے کی وَصِیَّت کرتا ہوں، تم تقویٰ اِختیار کرو اور اپنی آخِرت کے لئے نیکیاں کرو۔ بے شک جو شخص آخِرت کے لئے نیک اَعْمال کرے گا اللہ پاک اُس کی دُنیوی حاجات کو خود پورا فرمائے گا۔ اے لوگو! تم اپنے باطِن کی اِصلاح کی کوشش کرو اللہ پاک تمہارے ظاہِر کی اِصلاح فرمائے گا۔ موت کو کثرت سے یاد کیا کرو اور موت سے پہلے اپنے لئے نیک اَعمال کا خَزانہ اکٹھا کر لو، موت تمام لذّات ختم کر دے گی۔ اے لوگو! تم اپنے آباؤ اَجداد کے اَحوال میں غور و فِکر کیا کرو وہ بھی دنیا میں آئے اور زندگی گزار کر چلے گئے اسی طرح تم بھی چلے جاؤ گے۔ اگر تم اِن کے اَنجام کو یاد نہ رکھو گے تو موت تمہارے لئے بہت سختی کا باعِث ہو گی لہٰذا موت سے پہلے موت کی تیّاری کر لو۔[1]

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے | کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا[2]

اَہْلِ تقویٰ کا ایک وَصْف

اے عاشقانِ رسول! **فِکرِ آخرت** ضروری ہے۔ پارہ: 1، سورۂ بقرہ کی ابتدا ہی میں اللہ پاک نے اَہْلِ تقویٰ کے 5 اَوْصاف ذِکر فرمائے، پھر فرمایا:

اُولٰٓىٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْۗ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:5)	ترجَمۂ کنزالایمان: وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے۔

1 ...عیون الحکایات، صفحہ: 83 ملتقطاً۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 178۔

یعنی جن میں یہ 5 اَوصاف ہیں، وہی اپنے رَبّ کریم کی طرف سے ہِدایَت پر ہیں اور یہی اَصل میں کامیاب ہیں۔ یہ 5 اَوصاف کون کون سے ہیں؟ یہ جاننے کے لئے تفسیرِ صراطُ الجنان سے سورۂ بقرہ کے پہلے رکوع کی تفسیر پڑھ لیجئے! ان میں ایک وَصْف یہ ہے، اللہ پاک نے فرمایا:

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:4)

ترجَمہ کنزالایمان: اور آخرت پر یقین رکھیں۔

معلوم ہوا؛ جو تقویٰ والے ہیں وہ آخرت پر اِیْقَان رکھتے ہیں۔ اِیْقَان کا معنی ہے: پختہ تَرین یقین، جس میں ذَرَّہ برابر بھی شک و شُبہ نہ ہو۔ جب کسی چیز کے متعلق اِتنا پختہ یقین ہو جائے تو وہ دِل اور دِماغ پر چھا جاتی ہے، انسان اس کے خِلاف کچھ سوچتا ہی نہیں ہے۔

حضرت حَسَن بَصَری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور فِکرِ آخرت

اپنے وَقْت کے بہت بڑے امام، وَلِیِ کامِل حضرت اِمام حَسَن بَصَری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اَہْلِ تقویٰ میں سے ہیں۔ علّامہ اِبْنِ جوزی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ❁ امام حَسَن بَصَری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جب تشریف لاتے تو یُوں لگتا جیسے کسی قریبی دوست کی تدفین سے واپس آئے ہیں ❁ آپ ایسے رہتے جیسے آگ آپ کے سَر پر لٹک رہی ہے ❁ ایسے بیٹھتے جیسے کوئی قیدی ہے اور ابھی اس کی گردن مار دی جائے گی ❁ صبح اس حال میں کرتے کہ جیسے ابھی قِیامت کی ہولناکیوں سے گزر کر آئے ہیں ❁ ایک مرتبہ کسی نے آپ سے حال پوچھا تو فرمایا: بیچ سمندر میں جس کی کشتی ٹوٹ جائے، وہ بھی مجھ سے بہتر حالت میں ہو گا۔ پوچھا: ایسا کیوں؟ فرمایا: میں گنہگار بندہ ہوں اور جو کچھ نیکیاں کر پایا ہوں، وہ قبول ہوئیں، یا میرے منہ پر مار دی جائیں گی،

میں نہیں جانتا۔[1]

حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور فِکرِ آخرت

❁حضرتِ سفیان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک دن حضرتِ عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کی مَجْلِس میں گفتگو کا سِلْسِلَہ جاری تھا مگر آپ بالکل خاموش بیٹھے تھے، پوچھا گیا: حُضُور! کیا بات ہے آپ خاموش کیوں ہیں؟ فرمایا: میں اہلِ جنت کے بارے میں سوچ رہا ہوں کہ وہ کس طرح خوشی خوشی ایک دوسرے سے ملاقات کیا کریں گے! مگر دوزخی لوگ ایک دوسرے کو بے قراری سے مدد کے لئے پُکارا کریں گے۔ اتنا کہنے کے بعد آپ رونے لگے۔[2] ❁حضرتِ عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ ایک مرتبہ رونے لگے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو روتا دیکھ کر آپ کی زوجہ محترمہ حضرتِ فاطمہ بنت عبدُالملک رحمۃُ اللہِ علیہا بھی رونے لگیں بعد میں دیگر گھر والے بھی رونے لگے، جب رونے کا سِلْسِلَہ تھما تو عَرض کی گئی: اے اَمیر المؤمنین! آپ کیوں رو رہے تھے؟ فرمایا: مجھے بارگاہِ اِلٰہی میں حاضِر ہونا یاد آگیا تھا جس کے بعد کوئی جنّت میں جائے گا تو کوئی دوزخ میں، یہ کہہ کر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے چیخ ماری اور بے ہوش گئے۔[3] ❁حضرتِ عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ کے ایک غلام کا بیان ہے: میں رات کے وَقْت آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضِر رہتا تھا، اکثر اَوْقات آپ رحمۃُ اللہِ علیہ خوفِ خُدا سے روتے رہتے تھے، ایک رات آپ معمول سے زیادہ روئے۔ جب صبح ہوئی تو میں نے عَرض کیا: آپ پر میرے ماں باپ قربان! آج رات تو آپ ایسا روئے کہ پہلے کبھی نہیں

---

1 ... آدابُ الحسن بصری، صفحہ: 25و26و27 ملتقطاً۔
2 ... سیرۃ ومناقب عمر بن عبد العزیز لابن جوزی، صفحہ: 214۔
3 ... حِلْیَۃُ الاولیا، جلد: 5، صفحہ: 303، رقم: 7201۔

روئے۔ فرمایا: مجھے بارگاہِ اِلٰہی میں کھڑے ہونے کا مَنْظَر یاد آگیا تھا۔اِتنا کہنے کے بعد آپ پر بے ہوشی طاری ہوگئی اور کافی دیر کے بعد ہوش میں آئے، اس کے بعد میں نے آپ رحمۃ اللہِ علیہ کو کبھی مسکراتے نہیں دیکھا۔(1)

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ | میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی(2)

پیارے اسلامی بھائیو! اسے کہتے ہیں: اِیْقانِ آخرت۔ یعنی آخرت پر ایسا پختہ یقین کہ شک وشُبہ کی بالکل کوئی گنجائش نہ بچے، **فِکْرِ آخرت** دِل و دِماغ پر چھا جائے۔ آخرت پر ایسا پختہ یقین، ایسا اِیْقان مطلوب ہے۔ یہ اَہْلِ تقویٰ کا وَصف ہے۔ یقین مانیئے! اگر ہمیں بھی ایسا پختہ یقین نصیب ہو جائے تو دُنیا کی ساری فِکْریں مٹ جائیں۔ ہمارا کردار بھی سَنْوَر جائے، اَخلاق بھی سَنْوَر جائیں، ہمارے اَعْمَال بھی نیک ہو جائیں، گُناہوں کی عادات بھی چھوٹ جائیں اور ہم صحیح معنوں میں نیک مسلمان بننے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

فِکْرِ آخرت نہ ہونے کے بعض اَسْباب

مگر افسوس! ❁ دُنیا کی محبّت ❁ مال و دولت کی حِرْص ❁ فضولیات میں مشغولیت ❁ عزّت و شہرت اور منصب کی ہَوَس ❁ گُناہوں کی کَثْرت ❁ اور لمبی اُمّیدوں نے ہمیں غافِل کر دیا ہے، دِل پر غفلت کے پردے پڑے ہیں اور ہم **فِکْرِ آخرت** سے کوسوں دُور، بَس دُنیوی مستقبل چمکانے کی فِکْر میں دِن رات گزارے چلے جارہے ہیں۔

❁ ہم یقین سے جانتے ہیں کہ ایک دِن مرنا ہے مگر ہم موت کی تیّاری نہیں کرتے ❁ ہم جانتے ہیں کہ قبر میں اُترنا ہے مگر ہمیں قبر کے اندھیرے، تنہائی اور وَحشت کی فِکر

---

1 ...سیرۃ ومناقب عمر بن عبد العزیز لابن جوزی، صفحہ: 216۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 105۔

نہیں ہوتی ❁ ہم مسلمان ہیں، ہمیں یقین ہے کہ روزِ قِیامت مُردوں کو اُٹھایا جائے گا ❁ ہمیں معلوم ہے کہ قِیامت کا دِن سخت ہولناک دِن ہے ❁ آہ! وہ دہکتی ہوئی زمین ❁ آگ برساتا سُورج ❁ ہائے! ہائے! وہ جہنّم کی ہولناکیاں ❁ آہ! اندھیرے میں ڈوبا ہوا، بال سے باریک، تلوار کی دھار سے تیز پُل صراط ❁ ہاں! وہ میزانِ عَمَل جس پر روزِ قِیامت اَعْمال تولے جائیں گے ❁ آہ! ہمارا نامۂ اَعْمال، جس میں ہر چھوٹا بڑا عَمَل درج ہو گا ❁ روزِ قِیامت مخلوق کے سامنے ہمارا اَعْمال نامہ کھول دیا جائے گا ❁ رَبِّ جَبّار وقَہّار کی بارگاہ میں حاضِری ہو گی ❁ ایک ایک نعمت، ہر ہر عَمَل کے متعلق پوچھا جائے گا۔

ہم یہ سب باتیں جانتے ہیں، مانتے ہیں، اِن پر یقین بھی رکھتے ہیں مگر افسوس! ہمیں فِکْر نہیں ہوتی ❁ ہم دُنیا میں ایسے کھو گئے جیسے کبھی مرنا ہی نہیں ❁ **فِکْرِ آخرت** سے دِل خالی ہیں ❁ خوفِ خُدا ❁ خوفِ قَبْر ❁ خوفِ آخرت کچھ بھی نہیں ❁ بَس دُنیا کی رنگینیوں میں مست ❁ ایک عارِضی بلکہ جس کے آنے کا یقین بھی نہیں، ایسے مستقبل کی فِکْر میں دِن رات گزارتے چلے جا رہے ہیں۔ آہ! یہ غفلت...!!

دِل سے مرے دُنیا کی محبّت نہیں جاتی | سرکار! گُناہوں کی بھی عادت نہیں جاتی
دِن رات مسلسل ہے گُناہوں کا تسلسل | کچھ تم ہی کرو نا یہ نحوست نہیں جاتی
گو پیشِ نظر قبر کا پُرھول گڑھا ہے | افسوس! مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ...!!

اے عاشقانِ رسول! ہم جاگیں یا سوئیں، ہنسیں یا روئیں، غافِل رہیں یا بیدار ہو جائیں،

---

1 ...وسائِلِ بخشش، صفحہ:382 ملتقطاً۔

موت تو بہر حال آنی ہی آنی ہے، جان جانی ہی جانی ہے، ہمیں اِس دُنیا سے نکل کر آخرت کی طرف سَفَر کرنا ہی پڑے گا۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۠ ﴿۸﴾ (پارہ:28، سورۂ جمعہ:8)	ترجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تمہیں ملنی ہے پھر اس کی طرف پھیرے جاؤ گے جو چُھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے پھر وہ تمہیں بتادے گا جو کچھ تم نے کیا تھا۔

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن | قَبْر میں ہوگا ٹھکانا ایک دن
منہ خدا کو ہے دِکھانا ایک دن | اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے | کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے
یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے | بن تُو مت انجان آخر موت ہے
مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی | عاقِل و نادان آخر موت ہے

دُنیا میں ایسے رہو جیسے مُسَافِر...!!

صحابی اِبْنِ صحابی حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وآلہٖ وَسَلَّم نے ایک دِن مجھے (کندھے سے) پکڑ کر فرمایا: اے عبد اللہ بن عمر! دُنیا میں ایسے رہو جیسے اجنبی ہو یا ایسے جیسے مُسَافِر ہو اور اپنے آپ کو مُردوں میں شُمار کیا کرو...!! حضرت مُجاہِد رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما نے مجھے فرمایا: اے مُجاہِد! صبح کرو تو شام کے متعلق مت سوچا کرو! شام ہو جائے تو صبح کے متعلق مت سوچا کرو! اے اللہ کے بندے! بے شک تم نہیں جانتے کہ کل تمہارا نام کیا ہو گا؟

(یعنی تمہیں زِندوں میں شُمار کیا جائے گا یا مُردوں میں)۔[1]

سیرتِ مصطفےٰ کا ایک حَسِیْن پہلو

پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! ہمیں دُنیوی مستقبل کی فِکْر تو ستاتی رہتی ہے مگر آخرت کی فِکْر نہیں ستاتی۔ آہ! کہاں کا مستقبل...!! مستقبل تو دُور کی بات کل کِس نے دیکھی ہے؟ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ہمیں اگلی سانس کا بھی عِلْم نہیں، نہ جانے آئے گی یا نہیں۔ صحابیِٔ رسول حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ صحابی اِبْنِ صحابی حضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ عنہما نے ایک ماہ کے اُدھار پر کوئی چیز خریدی۔ اس پر اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: کیا تمہیں اُسامہ پر تعجب نہیں، یہ ایک ماہ کے اُدھار پر چیز خرید رہے ہیں؟ اُسامہ نے لمبی اُمّید لگالی ہے۔ اُس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے! میں اپنی آنکھ کھولتا ہوں تو گمان ہوتا ہے کہ دوبارہ آنکھ بند کرنے سے پہلے میری رُوح قبض کر لی جائے گی، جب میں کوئی لقمہ مُنہ میں ڈالتا ہوں تو گمان ہوتا ہے کہ اسے چبا نہ پاؤں گا، اس سے پہلے موت آجائے گی۔ پھر فرمایا: **اے اَوْلادِ آدم! اگر عقل رکھتے ہو تو خُود کو مُردوں میں شُمار کرو!**[2]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ سیرتِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کا کتنا حَسِیْن پہلو ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم موت کو ہر وَقْت سامنے رکھا کرتے تھے حالانکہ آپ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کو وَحْی کے ذریعے یقینی طَور پر معلوم تھا کہ ابھی موت نہیں آئے گی،

---

1 ...مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب: الزہد، جلد: 8، صفحہ: 124، حدیث: 3۔
2 ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب: قصر الامل، جلد: 3، صفحہ: 305، حدیث: 6۔

دِین مکمل ہو گا، پھر ہی دُنیا سے رخصتی ہو گی، اس کے باوجود آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم موت کو ہمیشہ سامنے رکھا کرتے تھے۔ یقیناً یہ ہم غُلاموں کی تعلیم کے لئے ہے ❁ ورنہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تو مالِکِ جنّت ہیں، آپ شافِعِ مَحْشَر ہیں ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شَفَاعت سے اُمّتی جنّت میں جائیں گے ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ اللہ پاک نے مقامِ مَحْمُود کا وعدہ فرما لیا ہے ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا سے رخصتی سے پہلے اللہ پاک نے آپ کو اختیار دیا کہ محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! دُنیا میں قیام چاہیں تو آپ کی مرضی، ہمارے پاس آنا چاہیں تو آ جایئے! ویسے بھی اَنْبِیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر موت صِرْف ایک آن (یعنی لمحہ بھر) کے لئے آتی ہے ❁ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی عطا سے اب بھی اپنے مزار مبارک میں دُنیوی زِندگی کے ساتھ زِندہ ہیں۔

تُو زندہ ہے وَاللہ! تُو زِندہ ہے وَاللہ | مرے چشمِ عالَم سے چھپ جانے والے [1]

ہاں! ❁ ہمیں اپنی موت کا عِلْم نہیں ہے ❁ موت کے وقت ہمارا ایمان سلامت رہ پائے گا یا نہیں، ہم نہیں جانتے ❁ مرنے کے بعد ہماری قَبْر جنّت کا باغ بنے گی یا جہنّم کا گڑھا، ہم نہیں جانتے ❁ روزِ قِیامت اللہ پاک کی رحمت نصیب ہو گی یا نہیں ❁ پیارے آقا، رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شَفَاعت حاصِل کر پائیں گے یا گُناہوں کے جُرم میں جہنّم میں دھکیل دیئے جائیں گے ❁ پُل صراط سے باسلامت گزر پائیں گے یا نہیں، ہم نہیں جانتے مگر افسوس! ہمیں موت یاد نہیں رہتی۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں | سامان سو برس کا ہے پَل کی خبر نہیں

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:158۔

دُنیوی مستقبل کی فِکر کرنے والے غور کریں!

پیارے اسلامی بھائیو! سیرتِ مصطفےٰ صلی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے اس پہلو پر غور فرمایئے! حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہُ عنہ صحابیِ رسول ہیں اور صحابۂ کرام علیہمُ الرضوان کے ساتھ قرآنِ کریم میں جنّت کا وعدہ فرمالیا گیا ہے، اس کے باوُجود حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہُ عنہ نے صِرف ایک مہینے کے اُدھار پر چیز خریدی، اس سے معلوم ہو رہا تھا کہ انہیں ایک مہینے تک زِندہ رہنے کی اُمّید ہے۔ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اِنہیں تنبیہ فرمائی اور یہ اِحساس دِلایا کہ ایک مہینا تو دُور کی بات ہے، موت کی تو ایک پَل کی بھی خبر نہیں۔

آہ! افسوس! ❁ ہمارے ہاں صِرف ایک مہینے کی نہیں، سالہا سال کی پلاننگ کی جاتی ہے ❁ کئی ملکوں میں یہ انداز ہے کہ بچہ ابھی پیدا بھی نہیں ہوتا، اس سے پہلے ہی سکول میں اس کا داخلہ کروادیا جاتا ہے ❁ ہمارا بچہ بڑا ہو کر کیا بنے گا؟ ❁ ہم اُسے ڈاکٹر بنائیں گے یا انجینئر؟ ❁ کہاں رہے گا؟ ❁ کیسے زِندگی گزارے گا؟ وغیرہ وغیرہ اس کے متعلق لمبے لمبے خواب دیکھ لئے جاتے ہیں ❁ ہم اپنے متعلق بھی پلاننگ کرتے ہیں ❁ لمبے لمبے خواب سجاتے ہیں ❁ آج میں یہاں ہوں، کل وہاں تک پہنچوں گا ❁ آج میرے پاس سائیکل ہے، چند سالوں میں موٹر سائیکل، پھر کار تک پہنچوں گا ❁ ابھی ایک دُکان ہے، چند سالوں میں 4 دکانیں، پھر پُوری مارکیٹ، پھر کئی شہروں میں اپنے کاروبار کی شاخیں کھولوں گا، یہ سب خواب دیکھے جاتے ہیں، کئی کئی سالوں کی پلاننگ کی جاتی ہے۔ اگرچہ یہ دُنیوی لحاظ سے اچھی بات ہے، بندہ پیشگی اہداف بنا کر چلے تو کامیابی ملتی ہے مگر ہم غور کریں، اس دُنیا سے جانا بھی تو ہے، قبر میں بھی اُترنا ہے، روزِ قیامت اُٹھنا بھی ہے، بارگاہِ اِلٰہی میں پیش بھی

ہونا ہے، اس کے لئے ہم نے کیا پلاننگ کی؟ اس کے لئے کیا اَہداف بنائے۔ جیسے ہم روپے پیسوں کا حساب لگاتے ہیں، بچوں کی تعلیم، کاروبار، بینک بیلنس وغیرہ کے متعلق اَہداف بناتے ہیں، ایسے ہی کبھی قبر و آخرت کے متعلق بھی غور کرتے ہیں؟ کیا کبھی سوچا کہ میں روزانہ نمازیں کتنی پڑھتا ہوں؟ قرآنِ پاک کی تلاوت کے متعلق میرے کیا اَہداف ہیں؟ روزانہ کتنا درود شریف پڑھتا ہوں؟ بچوں کے لئے کبھی ایسی پلاننگ کی؟ مثلاً بچہ جب سمجھ دار ہوا تو ہم حساب لگائیں؛ اگر یہ اب سے روزانہ مثلاً 100 بار درود شریف پڑھے تو مہینے میں 3000 مرتبہ درود شریف پڑھ لے گا، سال میں 36 ہزار 500 مرتبہ درود شریف پڑھنے میں کامیاب ہو جائے گا، یہ **فِکْرِ آخرت** ہے، یہ نیکیوں کے متعلق پلاننگ ہے۔ افسوس! ہم دُنیوی مستقبل کو سَنْوارنے کے لئے تو اپنی بھی پلاننگ کرتے ہیں، بچوں کے بھی اَہداف بناتے ہیں مگر قبر کی زِندگی سَنْوارنے، آخرت کی بہتریوں کے لئے پلاننگ نہیں کرتے۔ آہ...!!

آگاہ! اپنی موت سے کوئی بشر نہیں | سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

لمبی اُمِّید آج کے دَور کا بڑا مسئلہ ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ❁ ہمارے مُعَاشرے میں گُناہ بڑھ رہے ہیں ❁ بھائی چارہ ختم ہو رہا ہے ❁ بھائی بھائی کا گریبان پکڑ رہا ہے ❁ چوری ڈکیتی اور قتل کی وارداتیں بڑھ رہی ہیں ❁ گھروں میں لڑائی جھگڑے ❁ دنگا فساد وغیرہ وغیرہ مسائل بڑھتے جا رہے ہیں، آخر یہ کیوں ہو رہا ہے؟ اس پر بہت سے لوگ تبصرے کرتے ہیں، آخر خرابی کہاں ہے؟ بڑے بڑے ماہِرین بہت کچھ بتاتے ہیں۔ آیئے! میں آپ کو حدیثِ پاک سُناتا ہوں، اللہ پاک کے

آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِس اُمّت کے پہلے لوگ یقین اور دُنیا سے بے رغبتی کے ذریعے نجات پا گئے اور **آخر میں آنے والے لوگ بُخل (یعنی کنجوسی) اور لمبی اُمّیدوں کے سبب ہلاک ہو گئے۔**[1]

یہ ہے معاشرے کے بگاڑ کا اصلی سبب...!! کنجوسی اور لمبی اُمّیدیں ❁ ہم پر غفلت سُوار ہے ❁ ہم **فِکْرِ آخرت** سے دُور ہیں ❁ ہمیں دُنیوی مستقبل کی فِکْر ستاتی ہے اور اِسی فِکْر میں اپنے روشن مستقبل کی خاطِر گُناہوں کے اندھیروں میں ڈوبتے چلے جا رہے ہیں حالانکہ حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو مستقبل کوئی چیز نہیں ہے، صِرْف حال ہی حال (***Present***) ہی (***Present***) ہے، آج میں جو ہوں، کل میں نے ہونا ہے یا نہیں؟ میں نہیں جانتا۔ صِرْف ایک مَوہُوم (یعنی خیالی، تصوراتی) چیز کی خاطِر ہم سب دوڑ رہے ہیں، ہم میں سے لاکھوں لوگ اِسی دوڑ میں دوڑتے دوڑتے قَبْر کے گڑھے میں پہنچ چکے ہیں، عنقریب ہم بھی اِسی گڑھے میں گِر جائیں گے، یہ دُنیا، اِس دُنیا کا عارضی اور فانی مستقبل نمرود، فِرْعون، ہامان اور قارون جیسے دُنیا پرستوں کے ہاتھ نہیں آیا تو ہمارے ہاتھ کہاں سے آئے گا؟

انسان، موت اور اُمّید کی مثال

صحابیٔ رسول حضرت عبد اللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک دن اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے چوکور ڈبہ (***Square Box***) بنایا، اِس کے اندر ایک لکیر لگائی، پھر اِس لکیر کے دونوں طرف چھوٹی چھوٹی لکیریں لگائیں، پھر اِس ڈبے سے باہَر ایک لکیر کھینچی، پھر فرمایا: یہ (یعنی ڈبے کے اندر کی ایک لکیر) انسان ہے اور یہ (یعنی اس کے گرد چوکور ڈبہ) یہ موت ہے، جس نے انسان کو گھیر رکھا ہے،

1 ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب: الیقین، جلد: 1، صفحہ: 19، حدیث: 3۔

یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں، مختلف آفات ہیں جو انسان کو چمٹی ہوئی ہیں، انسان ایک سے بچ جاتا ہے تو دوسری اُسے ڈَس لیتی ہے اور وہ (یعنی ڈبے سے باہَر والی لکیر) انسان کی اُمّید ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! اِس عبرتناک حدیثِ پاک نے ہمارے حالات کی پُوری پُوری عکّاسی کر دی ہے۔ واقعی موت نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے ❁ ہم اپنے اردگرد موت کے اَسباب پر غور کریں ❁ بجلی موت کا ذریعہ ہے ❁ ہماری گاڑی موت کا ذریعہ ہے ❁ بیماری موت کا ذریعہ ہے ❁ ہمارا کھانا ہمارے اندر اُتر کر زہر بھی بن سکتا ہے، لہٰذا یہ بھی موت کا ذریعہ ہے، یُوں غور کریں، موت نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے اور ہم مختلف قسم کے مسائل میں پھنسے ہوئے ہیں ❁ کبھی بیماری آتی ہے ❁ کبھی تنگدستی آتی ہے ❁ کبھی بچوں کی فِکْر ❁ کبھی اپنی فِکْر ❁ کبھی کھانے کی فِکْر ❁ کبھی کمانے کی فِکْر ❁ ہم ہزار قسم کی فِکْروں اور مسائل و آفات میں گھرے ہوئے ہیں، جبکہ ہماری اُمّیدیں سالہا سال کی ہیں، ہمیں یہ نہیں معلوم کہ کل کا سورج بھی دیکھنا ہے یا نہیں مگر پلاننگ ہمارے پاس 100 سال کی ہے، خواب ہم نے لمبے لمبے دیکھ رکھے ہیں۔ آہ! نہ جانے یہ خواب پُورے بھی ہو پائیں گے یا نہیں، پھر اگر پُورے ہو بھی گئے، تب بھی موت تو بہر حال آنی ہی آنی ہے، قَبْر میں تو اُترنا ہی اُترنا ہے، روزِ قِیامت بارگاہِ اِلٰہی میں پیشی تو ہونی ہی ہونی ہے...!! مگر افسوس! قَبْر کی، قِیامت کی ہمارے پاس کوئی پلاننگ نہیں ہے۔

ہم فضول خواب دیکھ رہے ہیں

ایک مرتبہ کسی عقلمند شخص نے اپنے ایک دوست کو خط لکھا اور بڑی سبق آموز نصیحت

---

1 ...بخاری، کتاب: الرقاق، باب: فی الامل وطولہ، صفحہ: 1581، حدیث: 6417۔

کی، اُنہوں نے لکھا: یہ دُنیا ایک نیند ہے اور آخرت بیداری ہے ان دونوں کے درمیان (یعنی نیند سے جگانے والی چیز) موت ہے اور ہم نیند کی حالت میں پریشان، اُلجھے ہوئے خواب دیکھ رہے ہیں۔[1]

اے عاشقانِ رسول! یہ حقیقت ہے...!! ہم خواب دیکھ رہے ہیں، اُلجھے ہوئے پریشان خواب اور اُن خوابوں کو سچّا کرنے کی خاطِر بَس اندھا دُھند دوڑتے چلے جا رہے ہیں، دوڑتے چلے جا رہے ہیں، ہماری مَنْزِل کہاں ہے؟ کچھ خبر نہیں؟ رُکنا کہاں ہے؟ کچھ خبر نہیں؟ موت سامنے کھڑی ہے، قَبْر کا گڑھا آنکھوں کے سامنے ہے اور ہم بالکل فِکْر نہیں کرتے۔

قَبْر میں مَیِّت اُترنی ہے ضرور | جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے | کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

3 حیرت ناک لوگ...!!

صحابیِٔ رسول حضرت سَلْمان فارسی رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: مجھے 3 لوگوں نے تعجب میں ڈال دیا اور میں ان کے متعلق سوچ کر ہنستا ہوں: (1): لمبی اُمّیدیں لگانے والا جبکہ موت اُسے ڈھونڈ رہی ہے (2): غافِل جبکہ اس سے غفلت نہیں برتی جا رہی (یعنی ہم اگرچہ غافِل ہو جائیں مگر ہم سے غفلت نہیں کی جارہی، ہماری کڑی نگرانی کی جا رہی ہے، کراماً کاتبین یعنی اَعْمَال لکھنے والے فرشتے ایک ایک عَمَل لکھ رہے ہیں، اللہ پاک دیکھ رہا ہے، ہمارے اَعْضَا، یہ زمین، سب ہمارے خِلاف گواہ تیار ہو رہے ہیں، قَبْر ہمیں روزانہ پکارتی ہے، مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام حکمِ الٰہی کے مُنْتَظِر ہیں، بَس حکم ہو گا اور وہ رُوح قبض کر لیں گے، غرض؛ جو غافِل ہے، اس سے غفلت نہیں برتی جارہی، اس کی کڑی نگرانی ہو

1 ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب: قصر الامل، جلد: 3، صفحہ: 314، حدیث: 52۔

رہی ہے) اور (3): تیسرا شخص جس پر حضرت سَلْمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو حیرت ہوتی ہے، فرمایا: مُنہ بھر کر ہنسنے والا جبکہ وہ نہیں جانتا کہ اللہ پاک اس سے راضی ہے یا ناراض۔[1]

آگاہ اپنی موت سے کوئی بَشَر نہیں | سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

دُنیا پرست آخرت کی تیاری کیسے کر پائے گا؟

ایک بزرگ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگ کہتے ہیں: دِن 3 ہیں۔ ❁ حالانکہ کل گزر گیا اور آیندہ کل صِرف ایک اُمّید ہے، شاید تم کل کا سُورج نہ دیکھ سکو۔ اگر دیکھ بھی لیا تو آنے والا کل اپنا رِزق ساتھ لائے گا اور اگر تم کل کا سُورج نہ دیکھ سکے تو تمہیں سینکڑوں لوگوں کے درمیان سے اُٹھا کر تنہا قَبْر میں رکھ دیا جائے گا ❁ پھر اس کے ساتھ ساتھ تم نے اپنے کمزور دِل پر سالہا سال کی فِکْروں کا بوجھ ڈال دیا ہے ❁ سردی آنے سے پہلے تمہیں سردی کی فِکْر لگ جاتی ہے ❁ گرمی آنے سے پہلے تمہیں گرمی کی فِکْر لگ جاتی ہے ❁ تم نے اپنے کمزور دِل میں آخرت کے لئے کونسی جگہ باقی رکھی ہے؟

❁ ہر آنے والا دِن تمہاری زِندگی کم کر رہا ہے اور تمہیں کوئی غم ہی نہیں ❁ ہر آنے والا دِن تمہارا رِزْق گھٹا رہا ہے اور تمہیں کوئی فِکْر ہی نہیں ❁ تمہیں تمہاری ضرورت کے مطابِق دے دیا گیا مگر تم عَیش و عِشْرَت اور سرکشی کا سامان طلب کرتے ہو ❁ تھوڑے پر راضی نہیں ہوتے ❁ زیادہ سے تمہارا پیٹ نہیں بھرتا ❁ **آخر جس کی دُنیوی خواہشات ختم ہونے کا نام ہی نہ لیں، وہ آخرت کی تیاری کیسے کر پائے گا...!!** حیرت، انتہائی حیرت ہے اُس پر جو ہمیشہ رہنے والی زِندگی (یعنی آخرت) پر ایمان تو رکھتا ہے مگر ساری کوششیں اس

[1]... موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب: قصر الامل، جلد: 3، صفحہ: 309، حدیث: 29۔

دھوکے کے گھر (یعنی دُنیا) کے لئے کر رہا ہے۔[1]

پارہ:10، سورۂ توبہ، آیت:38 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِیْلٌ ﴿۳۸﴾ (پارہ:10، سورۂ توبہ:38)	ترجمۂ کنزالعرفان: کیا تم آخرت کی بجائے دُنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے؟ تو آخرت کے مقابلے میں دُنیا کی زندگی کا سازوسامان بہت ہی تھوڑا ہے

آخرت کے لئے کوشش کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! ایک اور بات عَرض کروں؟ ہمارے ہاں بہت سے لوگ ہیں جو کافِروں کی اُونچی اُونچی عمارتوں اور ان کی عَیش وعِشرَت کو دیکھ کر رنجیدہ ہوتے ہیں حالانکہ ہم مسلمان ہیں، ہمارا کافِروں کے ساتھ کِسی طرح موازنہ کیا ہی نہیں جاسکتا۔ یہ اللہ پاک نے تقسیم فرمائی ہے اور یہ بہت زبردست، بہترین اور ہر طرح سے اچھی تقسیم ہے کہ کافِروں کے لئے دُنیا ہے، ہمارے لئے آخرت۔ دُنیا تو چند روزہ ہے، بہت جلد ختم ہو جائے گی مگر آخرت ہمیشہ رہے گی۔ پارہ:15، سورۂ بنی اِسرائیل، آیت:18 اور 19 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِیْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَۚ یَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْیَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ (پارہ:15، سورۂ بنی اِسرائیل:18-19)	ترجمۂ کنزالایمان: جو یہ جلدی والی چاہے ہم اسے اس میں جلد دے دیں جو چاہیں جسے چاہیں پھر اس کے لئے جہنّم کر دیں کہ اس میں جائے مذمت کیا ہوا دھکے کھاتا اور جو آخرت چاہے اور اس کی سی کوشش کرے اور ہو ایمان والا

---

1 ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب: قصر الامل، جلد:3، صفحہ:316، حدیث:59۔

تو اُنہیں کی کوشش ٹھکانے لگی۔

اے جنّت کے طلبگار پیارے اسلامی بھائیو! فیصلہ ہم نے خود کرنا ہے، ہمیں دُنیا چاہئے یا آخرت...؟ اگر ہم آخرت چاہتے ہیں، اگر ہم آخرت کی ہمیشہ رہنے والی زِندگی میں آرام و سکون اور جنّتی نعمتیں چاہتے ہیں اور یقیناً ہر مسلمان یہی چاہے گا تو ہمیں اس کی تیاری کرنی پڑے گی، اس کے لئے دُنیا سے نگاہیں ہٹا کر اللہ پاک کی رضا والے کام کرنے ہی پڑیں گے۔

فِکْرِ آخرت کیسے ملے...؟

آخرت کی تیاری کیسے ہو پائے گی؟ فِکْرِ آخرت کے ذریعے۔ شاید ہم سب کو تجربہ ہو گا: ہم وہی کام کر پاتے ہیں جس کی طرف ہماری تَوَجُّہ ہوتی ہے، جس کام کی طرف تَوَجُّہ نہ رہے وہ چاہے کتنا ہی اَہَم کام کیوں نہ ہو، ہم بھول جاتے ہیں، یاد نہیں رکھ پاتے۔ اس لئے اگر آخرت چاہئے، آخرت کی تیاری کرنی ہے تو فِکْرِ آخرت اپنانی ہو گی ❁ ہم آخرت کے اَحْوال پر غور کیا کریں ❁ قَبْر ❁ حشر ❁ قِیامت ❁ وہاں کی ہولناکیاں ❁ میزان ❁ پُل صراط ❁ جہنّم اور وہاں کے عذابات کے متعلق غور و فِکْر کیا کریں ❁ کم از کم ہفتے میں ایک آدھ بار قبرستان جائیں، وہاں دفن شدہ مسلمانوں کے لئے ایصالِ ثواب کریں، پھر وہاں بیٹھ کر قَبْر، اس کی تنہائی، اندھیرے اور وَحْشَت کے متعلق غور کریں ❁ سوچیں کہ عنقریب میں بھی اندھیری قَبْر میں اُتار دیا جاؤں گا، پھر روزِ قِیامت اُٹھنا ہو گا، بارگاہِ اِلٰہی میں پیش ہونا ہو گا، یوں آخرت کے متعلق غور و فِکْر کریں ❁ روزانہ زیادہ نہیں تو کم از کم 5 منٹ ہی سہی تنہائی میں بیٹھ کر اُخروی معاملات پر غور و فِکْر کریں، روزانہ کرتے رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِل میں فِکْرِ آخرت بیٹھ جائے گی ❁ آخرت کی یاد دِلانے والی کتابیں پڑھیں، مثلاً شیخِ طریقت، امیرِ

اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کے کُتُب و رسائل پڑھیں: مثلاً (1): قَبْر کی پہلی رات (2): مُردے کے صدمے (3): بادشاہوں کی ہڈیاں (4): قَبْر کا امتحان (5): غفلت (6): بُرے خاتمے کے اسباب وغیرہ اسی طرح مکتبۃ المدینہ کی بہت ساری کتابیں ہیں: مثلاً (1): خوفِ خدا (2): فکرِ مدینہ (3): جنّت کا آسان راستہ (4): قبر میں آنے والا دوست (6): دنیا سے بے رغبتی اور اُمّیدوں کی کمی وغیرہ کتابیں پڑھیں۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! فِکرِ آخرت نصیب ہو گی۔

فِکرِ آخرت سے متعلق دُعائے مصطفےٰ

❁ فِکرِ آخرت پانے کے لئے دُعا بھی کریں۔ ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ دُنْیَا تَمْنَعُ خَیْرَ الْاٰخِرَةِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ حَیَاةٍ تَمْنَعُ خَیْرَ الْمَمَاتِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَمَلٍ یَمْنَعُ خَیْرَ الْعَمَلِ[1]

ترجمہ: اے اللہ پاک! میں ایسی دُنیا سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو آخرت کی بھلائی سے روک دے، ایسی زندگی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو اچھی موت سے روک دے اور ایسی اُمّیدوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو نیک اَعْمَال سے روک دے۔

انسان کا دِل اس کے مال کے ساتھ رہتا ہے

ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوا، عَرْض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے کیا ہو گیا کہ میں موت کو پسند نہیں کرتا (یعنی میرا دِل دُنیا کی طرف مائل ہے، میں اپنے

---

1 ... موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب: قصر الامل، جلد: 3، صفحہ: 312، حدیث: 46۔

دِل میں آخرت کی طرف میلان کم پاتا ہوں اور موت جو جنّت تک پہنچنے کا راستہ ہے، مجھے یہ موت پسند نہیں) سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس مال ہے؟ عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: اپنا مال (آخرت کے لئے صدقہ و خیرات کرکے) آگے بھیج دو! کیونکہ آدمی کا دِل اپنے مال کے ساتھ ہوتا ہے، اگر یہ اپنے مال کو آگے بھیج دے (یعنی صدقہ و خیرات کردے) تو اس سے ملنا چاہتا ہے اور اگر مال کو پیچھے چھوڑ دے تو اس کے ساتھ پیچھے رہنا چاہتا ہے۔[1]

ہمارے دل سے نکل جائے الفتِ دنیا | دے دل میں عشقِ مُحَمَّد مرے رچا یاربّ![2]

پیارے اسلامی بھائیو! **فِکرِ آخرت** پانے کا ایک طریقہ اچھی صحبت بھی ہے، نیک پرہیز گار، خوفِ خُدا والے، آخرت کی فِکر کرنے والے لوگوں کے ساتھ بیٹھیں گے تو **اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!** ہمیں بھی **فِکرِ آخرت** نصیب ہو جائے گی۔ اچھی صحبت حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنائیے، اپنے شہر میں ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیجئے، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا کردہ رسالہ **نیک اعمال** کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کیجئے، مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کرکے فیضانِ قرآن حاصل کیجئے، الحمدللہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا، ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر ہفتے کو بعدِ نمازِ عشا مدنی چینل پر براہِ راست (*Live*) مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں اس میں شرکت کیجئے، سوشل میڈیا (یعنی فیس بک (*Facebook*)، انسٹا گرام (*Instagram*)، واٹس ایپ (*WhatsApp*)، ٹوئٹر (*Twitter*)

---

1 ...الزہد لابن المبارک، جز:5، صفحہ:208، حدیث:634۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:82۔

یوٹیوب(YouTube)پر دعوتِ اسلامی کے مختلف پیجز(Pages)بنے ہوئے ہیں ان کو دیکھئے ۔اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: علاقائی دورہ

پیارے اسلامی بھائیو!فِکرِ آخرت پانے، اُخروی زِندگی کی تیاری کرنے، نیکیاں کرنے اور گُناہوں سے بچنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!پابندِ سُنَّت بننے،نیکیوں کا ذوق شوق پانے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے،اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دین و دُنیا کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔12 دینی کاموں میں سے ایک دِینی کام ہے: علاقائی دورہ۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی سے وابستہ عاشقانِ رسول اپنے اپنے علاقوں میں دِن اور وَقْت مُقرَّر کر کے گلی گلی، دُکان دُکان جاتے، لوگوں کو نیکی کی دعوت دیتے اور اِنہیں مَسْجِد میں آنے، نیکیاں کرنے اور قبرو آخرت کی تیاری کی ترغیب دیتے ہیں،اِسی طرح مدنی قافلوں میں سَفَر کرنے والے عاشقانِ رسول بھی مدنی قافلے کے جدول (Schedule)کے مُطَابِق نیکی کی دعوت دینے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔آپ بھی اس نیک کام میں شرکت کی پکی نیت کر لیجئے!آیئے! آپ کی ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سُناتا ہوں:

گُناہوں بھری زِندگی میں نیکیوں کی بہار آگئی

فتح جنگ (پنجاب،پاکستان)کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی

کے دینی ماحول میں آنے سے پہلے میں گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، آوارہ گردی، کھیل کود میں مگن رہنا میرا پسندیدہ مشغلہ تھا، آہ! میں نمازیں بھی قضا کر ڈالتا اور گُناہوں کے ذریعے جہنَّم کی جانِب بڑھتا چلا جارہا تھا۔ میری ہدایت کا سَبَب یُوں بنا کہ ایک دن ہمارے گاؤں کی مسجد میں دعوت اسلامی کا ایک مدنی قافلہ نیکی کی دعوت دینے کے لئے تشریف لے آیا، درس و بیان اور عصر کے بعد **علاقائی دورہ** کا سِلْسِلَہ شروع ہو گیا، ان میں سے ایک اسلامی بھائی میرے پاس آئے اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے مَسْجِد میں نَماز ادا کرنے اور قافلے والوں کے ساتھ سیکھنے سکھانے کے حلقے میں کچھ وَقْت گزارنے کی دعوت دی، اِن کی ترغیب پر جب میں مَسْجِد کی پُر بہار فضاؤں میں داخِل ہوا تو عاشقانِ رسول نے بڑی محبت سے ملاقات کی، پہلی ملاقات ہی میں اس قدر محبت و پیار دیکھ کر میں اِتنا متاثِّر ہوا کہ دعوتِ اسلامی کی محبت دل میں گھر کر گئی، جب تک سیکھنے سکھانے کے مدنی حلقوں میں حاضِر رہا، عِلْم کے مدنی پھولوں سے دل کا گلشن آباد ہوتا رہا، پھر امیرِ قافلہ نے مجھے **نیک اَعْمال** کا رِسالہ عَطا فرمایا، اس رسالے کی صورت میں **امیرِ اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اصلاحِ اُمَّت کی کُڑھن دیکھ کر میں نے ہاتھوں ہاتھ بیعت کے لئے نام پیش کر دیا۔ یوں میں قادِری، رضوی، عطاری رنگ میں رنگ گیا، ایک اللہ والے سے نِسبت کیا ہوئی میری زندگی میں عمل کی بہار آگئی، دِل گناہوں سے بیزار اور نیکیوں کی جانِب مائل ہو گیا، میں نے سابقہ گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کو دِل و جان سے اپنالیا۔[1]

اسی ماحول نے اَدنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو! | اندھیرا ہی اندھیرا تھا، اُجالا کر دیا دیکھو!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...دلوں کا چین، صفحہ: 4-6۔

تجہیز و تکفین ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! ٹیکنالوجی کا دور ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے بھی عِلْمِ دین عام کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ اس حوالے سے دَعْوَتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے مختلف موبائل ایپلی کیشنز جاری کی جاچکی ہیں، جن میں سے ایک موبائل ایپلی کیشن ہے: **Muslim's Funeral** (تجہیز و تکفین)۔ اس موبائل ایپلی کیشن میں مَیِّت کے غُسل و کفن اور دفن وغیرہ کے متعلق اہم ترین معلومات فراہم کی گئی ہیں اور ایک خاص بات یہ کہ مَیِّت کو غسل کیسے دینا ہے، کفن کیسے پہنانا ہے، اس کے عملی طریقہ کے لئے **Animated Videos** بھی شامِل ہیں۔ آپ بھی اپنے موبائِل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کرلیجئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

---

[1]…تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

کم بولنا سُنّتِ مصطفٰے ہے

2 فرامین مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم: (1): آدمی کا خاموشی پر قائم رہنا 60 سال کی عِبادت سے بہتر ہے۔[1] (2): خاموشی اعلیٰ درجے کی عِبادت ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! کم بولنا سُنّت مصطفٰے ہے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!** ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم طویل خاموشی والے تھے۔[3] آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بلا ضرورت لوگوں سے کلام نہیں فرماتے تھے، ہند بن ابو ہالہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بلا ضرورت گفتگو نہیں فرماتے تھے بلکہ اکثر خاموش ہی رہتے تھے[4] خاموشی سے مراد ہے: دُنیاوی کلام سے خاموشی ورنہ حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی زبان مبارک اللہ پاک کے ذکر میں تَر رہتی تھی۔[5]

پیارے اسلامی بھائیو! خاموشی حِکمت ہے کم بولنے سے عقل کامِل ہوتی ہے کم بولنا عِبادَت کی چابی ہے کم بولنے سے عِبادَت کی لذّت نصیب ہوتی ہے کم بولنے سے عزت، وقار، اور علم میں اضافہ ہوتا ہے جو بِلا ضرورت بولنے سے بچے، وہ شیطان پر غالِب رہتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی کم بولنے، صِرف ضرورت کی بات منہ سے نکالنے اور فُضُول بَک بَک سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

یا ربّ! نہ ضرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں | اللہ زباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

---

1 ...شُعَبُ الْاِیْمَان، باب: حفظ اللسان، جلد: 4، صفحہ: 245، حدیث: 4953۔
2 ...مسند الفردوس، جلد: 2، صفحہ: 417، حدیث: 3849۔
3 ...شرح السنہ للبغوی، جلد: 7، صفحہ: 450، حدیث: 3695۔
4 ...شمائل ترمذی، صفحہ: 353، حدیث: 225۔
5 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 8، صفحہ: 81۔

ہر لفظ کا کس طرح حِساب آہ! میں دوں گا	اللہ زباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ[1]

روز مَرَّہ کی دُعائیں سیکھنے کے لئے **مدنی پنج سورہ**، صفحہ:182 تا227۔ پڑھ لیجئے، مختلف سنّتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنّتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سادگی چاہئے، عاجزی چاہئے	لینے یہ نعمتیں، قافلے میں چلو
عاشقانِ رسول، آئے سُنّت کے پھول	دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو[2]

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) یہ دُرُود

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:93۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:671۔

شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر (70) دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (4)

---

1 ...اَفضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ...اَفضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
3 ...قَولُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
4 ...اَفضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

﴾5﴿ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیھمُ الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخْص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (1)

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخْص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (2)

﴾1﴿ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (3)

﴾2﴿ گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

---

1 ...قَوْلُ الْبَدِیع، باب اَوّل، صفحہ:125۔

2 ...التر غیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعا، جلد:2، صفحہ:329، حدیث:30۔

3 ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد:10، صفحہ:254، حدیث:17305۔

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ [1]

1 ... تاریخ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔